

زری پالیسی کمیٹی کے منگل 04 اپریل 2023ء کو کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئر پرسن اور گورنریٹک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
سیما کامل	ڈپٹی گورنر (ایف آئی اینڈ آئی)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد علی لطیف	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1- 2 مارچ 2023ء میں زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس میں اسٹاف نے معیشت کے کلیدی اظہاریوں سے متعلق حالیہ پیش رفتوں پر کمیٹی کو آگاہ کیا۔ مزید برآں، کمیٹی کی معلومات کے لیے جائزے، تخمینے اور ابھرتے ہوئے رجحانات بھی پیش کیے گئے۔

2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ جاری مالی سال میں بلند تعدد کے حامل اظہاریوں کے حالیہ اعداد و شمار معاشی سرگرمی میں نمایاں اور وسیع البنیاد سست روی کو ظاہر کرتے ہیں۔ بالخصوص، فروری 2023ء میں گاڑیوں کی فروخت میں 63.5 فیصد اور مارچ 2023ء میں سیمنٹ کی ملکی فروخت میں 29 فیصد سال بسال کمی آئی۔ کمیٹی کو مزید یہ بتایا گیا کہ جولائی تا جنوری 2023ء میں چند برآمدی شعبوں کی مثبت کارکردگی کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیا سازی مجموعی طور پر 4.4 فیصد گھٹ گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 23ء میں تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک صنعتوں کی کارکردگی دھیمی رہی، جس کی بنیادی وجہ خام مال کی بلند لاگتیں ہیں۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ فروری 2023ء میں بجلی کی پیداوار میں بھی، مسلسل نویں مہینے، کمی آئی، جو معاشی سرگرمیوں میں وسیع البنیاد سست روی کی عکاسی کرتی ہے۔

4- زرعی شعبے سے متعلق پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کمیٹی نے بتایا کہ یکم مارچ 2023ء میں کپاس کی پیداوار 4.9 ملین گانٹھیں درج کی گئی، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت 34.5 فیصد سال بسال کم ہے۔ اس کمی کو بالعموم سیلاب کے تاخیری اثرات سے منسوب کیا گیا۔ مزید یہ کہ م س 23ء میں گندم کی پیداوار ہدف سے کم ہونے کی توقع ہے، جس کی وجہ ملک کے بالائی علاقوں میں بارشیں ہونا ہے۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ زرعی شعبے کی دھیمی کارکردگی صنعتوں کی پیداوار کے ساتھ ساتھ خدمات کے شعبے کی نمو پر بھی منفی اثرات مرتب کرے گی۔ جس کی عکاسی کچھ کمپنیوں کی طرف سے طلب میں کمی اور رسدی تعطل کے باعث پیداواری بندشوں اور سرگرمیوں کی سطح میں حالیہ کمی سے ہوتی ہے۔

5- امکانات کا خلاصہ کرتے ہوئے کمیٹی کو بتایا گیا کہ مذکورہ پیش رفتوں کے ساتھ زری سختی کے تاخیری اثرات اور مالیاتی یکجائی کے حالیہ اقدامات سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 23ء کی نمونہ مبر 2022ء میں تقریباً 2 فیصد کے سابقہ تخمینے سے بڑی حد تک کم ہو گئی۔

6۔ عالمی محاذ پر، یہ نوٹ کیا گیا کہ شرح سود میں اضافے اور بینکاری نظام کو سیالیت کے دباؤ کا سامنا ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی مالی حالات میں مزید سختی آئی۔ اس کے سبب ابھرتی ہوئی معیشتوں (ای ایم ایز) سے سرمائے کا انخلا ہوا، جس نے ان کی کرنسیوں پر دباؤ ڈالا۔ تاہم، عالمی قیمتوں میں قدرے کمی آئی، جبکہ بیشتر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں مہنگائی عروج پر جاتی نظر آئی۔ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود ابھرتی ہوئی معیشتوں کی بحالی کی بنا پر عالمی معاشی امکانات میں مسلسل بہتری آئی۔

7۔ اسٹاف نے ادائیگیوں کے توازن سے متعلق حالیہ پیش رفتوں کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا کہ فروری 23ء میں جاری کھاتے کا ماہانہ خسارہ 100 ملین ڈالر سے کم ہو گیا، جو گزشتہ 24 ماہ میں سب سے کم ہے۔ مجموعی طور پر جولائی تا فروری م س 23ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 68.0 فیصد کم ہو کر 3.9 ارب ڈالر رہ گیا جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 12.1 ارب ڈالر تھا۔ بنیادی طور پر اس کمی کو زری سختی اور دیگر اقدامات کی بنا پر درآمدات میں بہ سرعت کمی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ علی الخصوص، جولائی تا فروری مالی سال 23ء میں درآمدات 23.5 فیصد کی کمی سے 40.1 ارب ڈالر (پاکستان دفتر شریات کے اعداد و شمار) رہ گئیں، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 52.4 ارب ڈالر تھیں۔

اسی طرح، برآمدات بھی جولائی تا فروری م س 23ء کے دوران 9.2 فیصد کم ہو کر 18.7 ارب ڈالر رہ گئیں، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 20.6 ارب ڈالر تھیں۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ حالیہ مہینوں میں بلند قدر اضافی ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کچھ اعتدال کے علاوہ عالمی قیمتوں میں کمی برآمدات میں کمی کا باعث بنی۔ مزید، یہ نوٹ کیا گیا کہ فروری 2023ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر بحالی دیکھنے میں آئی اور عید کے موسمی اثر کی وجہ سے آنے والے مہینوں میں یہ رجحان جاری رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، مجموعی طور پر جولائی تا فروری م س 23ء میں گزشتہ سال کی اسی مدت نسبت ترسیلات کم رہیں۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ جولائی تا فروری مالی سال 23ء کے دوران غیر یقینی ملکی صورت حال، کمزور نمو کے امکانات اور سخت عالمی مالی حالات کی وجہ سے سرمایہ کاری کی آمد میں کمی آئی۔

8۔ جاری کھاتے کے توازن کے مختلف اجزائے ترکیبی کا منظر نامہ پیش کرتے ہوئے، یہ بتایا گیا کہ مالی سال 23ء میں درآمدات میں مزید سکڑنے کی توقع ہے، جس کے بنیادی اسباب اجناس کی قیمتوں میں متوقع اعتدال، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کمزور نمو کے امکانات، زری سختی کے تاخیری اثرات اور شرح مبادلہ میں تخفیف ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ شرح مبادلہ کی حالیہ موافق تبدیلیوں سے برآمدات کو فائدہ متوقع ہے، جبکہ عالمی قیمتوں میں کمی کے رجحان کا اس پر متضاد اثر پڑ سکتا ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر میں معمولی بہتری کی توقع ہے کیونکہ بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد حوصلہ افزا رہی۔ تاہم، ملکی اور عالمی دونوں محاذوں پر غیر یقینی صورتحال بہاؤ پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

9۔ مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے، اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ جولائی تا جنوری مالی سال 23ء میں مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 2.3 فیصد رہ گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 2.8 فیصد تھا، جبکہ ابتدائی توازن جی ڈی پی کا 1.1 فیصد فاضل درج کیا گیا، جو گزشتہ سال 0.3 فیصد خسارہ ظاہر کر رہا تھا۔ اس بہتری سے قطع نظر، سودی ادائیگیوں میں بڑے واضح اضافے کو بنیادی طور پر پست زر اعانت، گرانٹس اور ترقیاتی اخراجات سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مزید یہ بتایا گیا کہ معاشی سرگرمیوں میں سست روی، درآمدات میں کمی اور ٹیکس دہندگان کی تعداد میں توسیع کے لیے پالیسی کی ناکافی توجہ کی وجہ سے ٹیکس محاصل میں اضافہ ہدف سے کم رہا۔ محاصل کے اعتبار سے، جولائی تا فروری م س 23ء میں ایف بی آر ٹیکسوں میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 31.3 فیصد اضافے سے کم ہے۔ مزید، پیٹرولیم مصنوعات پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی میں اضافے کے باعث جولائی تا جنوری م س 23ء کے دوران نان ٹیکس محاصل میں 33.6 فیصد اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 16.7 فیصد سکڑ گیا تھا۔

10۔ زری مجموعوں سے متعلق پیش رفت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یہ بتایا گیا کہ حالیہ مہینوں میں زرو وسیع (ایم ٹو) کی نمو میں تیزی آئی ہے، جس کی بنیادی وجہ حکومت کے میزانی قرضوں میں اضافے کے سبب بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں خاطر خواہ اضافہ ہونا ہے۔ اس کے برعکس، بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں کے ہمراہ بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کے سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے کے سکڑنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ نجی شعبے کے قرضے میں وسیع الہنیاد کمی دیکھی گئی۔ جولائی تا فروری 23ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 11.8 فیصد (903.6 ملین ارب روپے) کی نسبت 7.2 فیصد (667.1 ارب روپے) کی نمو ریکارڈ کی گئی، جس کی بنیادی وجہ قرضے کی بلند لاگت، ضوابطی اقدامات اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی آنا ہے۔

11. مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یہ بتایا گیا کہ مارچ 2023ء میں عمومی مہنگائی بڑھ کر 35.4 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی، جو فروری 2023ء میں 31.5 فیصد (سال بسال) تھی، جس سے جولائی تا مارچ م س 23ء کے دوران اوسط مہنگائی بڑھ کر 27.3 ہو گئی، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 10.8 فیصد تھی۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ مہنگائی میں اضافے کی وجہ بنیادی طور پر (i) توانائی کی انتظامی قیمتوں میں اضافہ، (ii) فنانس (ضمنی) بل، 2023ء کے ذریعے نافذ کیے گئے ٹیکس اقدامات، (iii) شرح مبادلہ کی قدر میں کمی، iv (iii) رمضان کا موسمی اثر، اور (v) دور ثانی کے اثرات، خاص طور پر توانائی کی قیمتوں میں رد و بدل۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ آئندہ چند ماہ میں مہنگائی میں مزید اضافہ متوقع ہے کیونکہ متذکرہ عوامل کے اثرات پوری آب و تاب کے ساتھ منعکس ہیں۔

11۔ بتایا گیا کہ مارچ 2023ء میں قومی مہنگائی بڑھ کر شہری علاقوں میں 18.6 فیصد اور دیہی علاقوں میں 23.1 فیصد ہو گئی جو فروری 2023ء میں بالترتیب 17.1 فیصد اور 21.5 فیصد تھی۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ توانائی کی انتظامی قیمتوں میں رد و بدل کے دور ثانی کے اثرات، مسلسل بلند مہنگائی کی توقعات اور شرح مبادلہ میں کمی بنیادی طور پر قومی مہنگائی میں حصہ ڈال رہے ہیں، تاہم معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے طلبی دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔

12۔ مہنگائی کے منظر نامے پر بحث کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ تازہ ترین رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کا تخمینہ بدستور برقرار ہے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ مالی سال 23ء کے لیے اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا تخمینہ 29-27 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کا تخمینہ بنیادی طور پر مارچ میں مزید مالیاتی سختی اور مالی سال 24ء میں تیل کی عالمی قیمتوں میں متوقع نرمی کی وجہ سے کم کر دیا گیا ہے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ مہنگائی کی خط بنیاد کا تخمینہ اوپری خطرات پر منحصر ہے جیسے: (i) گندم کی توقع سے کم فصل؛ (ii) متواتر شدید بارشیں اور سیلاب؛ اور (ii) ناموافق بیرونی پیش رفتیں۔

مالی منڈیاں اور نقد محفوظ کا انتظام

13. زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے شدید ریپوریٹ اوسطاً 20.0 فیصد کے ہدف کے مطابق رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کے سیالی کے ادخالات میں اضافہ ہوا اور زری پالیسی کی زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کی واجب الادا اعانت کی خالص اوسط یومیہ سطح 6.775 ٹریلین روپے رہی جو زری پالیسی کی زیر جائزہ مدت میں 6.474 ٹریلین روپے تھی۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے دوران پالیسی ریٹ میں 300 بی پی ایس اضافے کے بعد سے بنیادی اور ثانوی منڈیوں میں شرحیں محض 200 بی پی ایس کے لگ بھگ بڑھیں، کیونکہ مارکیٹ پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع میں پہلے ہی دو ڈوبدل سے گزر چکی تھی۔

14. ابتدائی نیلامیوں میں، مجموعی طور پر مارکیٹ کی شرکت 3 ماہ کے ٹی بلز تک محدود تھی۔ تاہم، رواں شرح سے معین شرح پی آئی بیز میں کچھ تبدیلی دیکھی گئی۔

15۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ پاکستان یورو بانڈ کی یافتیں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ اسپریڈز کا تفاوت بلند رہا، جو معمول کی سطحوں سے بہت اوپر ہے۔

16۔ مزید، یہ بتایا گیا کہ روپیہ بڑے پیمانے پر مستحکم رہا ہے کیونکہ زری پالیسی کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے روپے اور ڈالر کی برابری میں کوئی خاص فرق نہیں دیکھا گیا۔ آخر میں، یہ نوٹ کیا گیا کہ حالیہ مہینوں میں روپے کی قدر میں کمی کو بنیادی طور پر جاری سیاسی اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جبکہ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیاں ڈالر کے مقابلے میں مستحکم رہیں۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

17۔ اسٹاف نے کمیٹی کو مالی سال 23ء اور 24ء کے لیے پالیسی ریٹ کی راہ سے مشروط مہنگائی کے تخمینے کے ماڈل پر مبنی جائزوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت کی گئی کہ مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں حالیہ مالیاتی سختی کے بعد معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے نظر ثانی کی گئی ہے۔

18۔ کمیٹی نے اپنے ہدف کی نسبت درمیانی مدت کی مشروط مہنگائی کی پیش گوئیوں اور درمیانی مدت میں مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کے دائرے میں لانے کے لئے ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی شرح سود کی راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی موقف کی مناسبت پر تبادلہ خیال کیا۔

19۔ اسٹاف نے خطِ بنیاد کے تخمینوں کے خطرات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے لئے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے متبادل مفروضے کے تحت مہنگائی اور پالیسی ریٹ کے راہوں کی سیمولیشن پیش کی۔ عملے نے مہنگائی کی ایک سمت بھی پیش کی جس میں پالیسی کی شرح میں کوئی تبدیلی شامل نہیں ہے۔

اسٹیٹ بینک سروے کے حوالے سے زری پالیسی کے نتائج

20۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ سروے کی حالیہ لہر (مارچ 2023ء) کے دوران اعتمادِ صارف میں تھوڑی بہت بہتری آئی ہے جبکہ اعتمادِ کاروبار کے حوالے سے پچھلی لہر (فروری 2023ء) کی نسبت معمولی کمی آئی ہے۔ مزید برآں، گھریلو مہنگائی کی توقعات میں تھوڑی سی کمی آئی، جبکہ کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں اضافہ دیکھا گیا۔ فروری 2023ء کی آخری لہر کی نسبت مارچ 2023ء میں اشیا سازی کے شعبے کے لیے پرچیزنگ منیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) میں بھی کمی آئی۔

21۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ کاروباری روزگاری توقعات میں تیزی سے ابتری آئی اور یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ معاشی سست روی کی وجہ سے گاڑیوں اور ٹیکسٹائل کے شعبے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

22۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں 'دیگر فار کاسٹرز سروے' کے نتائج اور مہنگائی کے حوالے سے ان کے وسط مدتی تخمینوں سے آگاہ کیا۔ یہ غور کیا گیا کہ پیشگوئی کرنے والوں اور ماہرین کی اکثریت کو زری پالیسی کمیٹی کے موجودہ اجلاس میں پالیسی ریٹ بڑھنے کی توقع ہے۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا دوٹ

23۔ زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 7 ووٹ کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس بڑھانے کا فیصلہ جبکہ کے دوارکان پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کے حق میں تھے۔

فیصلے:

پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس بڑھا کر 21 فیصد کیا جاتا ہے۔

زری پالیسی بیان - اپریل 2023ء منظور کیا جاتا ہے۔

